رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | فون: ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۳

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | منگل ۱۵ ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ ۱۵ تبوک ۱۳۶۰ ہش ۱۵ ستمبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی زندگیوں سے ہر وہ چیز نکال پھینکو جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں کیا

ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الرسول النبی اور الامی ہیں!

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد پر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ

ربوہ ۱۱ ستمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر عظمت مقام کی نہایت بصیرت افروز رنگ میں وضاحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الرسول، النبی اور الامی ہیں۔ آپ نے ان تینوں اصطلاحوں کی وضاحت فرماتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیع الشان مقام پر نہایت روح پرور انداز میں روشنی ڈالی۔ اور احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ اپنی زندگیوں میں سے ہر اس چیز کو نکال باہر کرو جس کو ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں کیا۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کراچی میں قریباً تین ہفتہ قیام فرمانے اور ربوہ واپس تشریف لانے کے بعد آج یہاں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آج مسجد اقصیٰ میں حاضری معمول سے زائد تھی حضور انور کا خطبہ سننے اور حضور کی اقتدا میں نماز باجماعت کی سعادت حاصل کرنے کے لیے احباب جماعت ربوہ سے باہر سے بھی تشریف لائے ہوئے تھے حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ پچھلے سے پچھلے ہفتے یعنی کراچی میں حضور کو یہ خیال آیا کہ ہماری جماعت کے بنیادی عقائد پر بھی بات ہونی چاہیئے تاکہ جماعت میں نئے شامل ہونے والوں اور شعور کی عمر کو پہنچنے والے نئی نسل کے بچوں کو ان کے متعلق پوری آگاہی حاصل ہو اور صحیح عقائد میں بدعات نہ داخل ہو سکیں۔ حضور نے بتایا کہ اس سے قبل کراچی میں اپنے خطبات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور قرآن پاک کی عظمتوں کے بارے میں عقیدہ کی وضاحت فرما چکے ہیں۔ آج کے خطبے میں حضور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان کے بارے میں جماعت احمدیہ کے عقیدہ کا ذکر فرمایا۔

اپنے پچھلے خطبات کا خلاصہ بتاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ پہلے خطبے میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا۔ اس کا خلاصہ ایک جملے میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں بے مثل ہے اور ہر قسم کی کمزوریوں سے پاک اور تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ قرآن کریم کے متعلق حضور نے عقیدہ کا خلاصہ ۲۶ نکات میں بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو قیامت تک کے لئے انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہے، اپنی وسعت میں ہر ضروری چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اپنے سے باہر کسی شے کی محتاج نہیں، قرآن سے باہر کوئی چیز نہیں جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہو، فطرت اور عقل کو تسلی دلانے والا حکمتوں کا خزانہ، قیامت تک اس لئے پڑھی جانیوالی کتاب کہ اس کی ضرورت قیامت تک کے انسان کو اپنے مسائل کے حل کے لئے پڑتی رہے گی۔ بشارات سے معمور، ترقیات کی نشاندہی کرنے والی، ہر ضروری تعلیم ہر طبائع کے لئے مختلف انداز میں بیان کرنے والی، ظاہر و باطن کے اندھیروں کو دور کرنے والا نور، کتاب مبین، صراط مستقیم پر چلنے کیلئے ہدایت، رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ، سراسر نعمت، تمام امراض سینہ کو شفا دینے والی، ہر قسم کے دینی اور معاشی معاملات میں بصیرت دینے والی، کوئی فکری کجی اسمیں نہیں، کسی ناکامی کی طرف لے جانے والی نہیں، غیر محدود روحانی رفعتوں کی طرف راہنمائی کرتی ہے، طاقت سے زائد بوجھ نہیں ڈالتی، یُسر کی تعلیم ہے، تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے، حق و باطل کی تمیز کی توفیق دینے والی، اس لئے نازل ہوئی کہ انسان دینی و دنیاوی سعادت حاصل کر سکے، کتاب مکنون ہے، اھوائے نفس کی پیروی نہیں کراتی بلکہ نفسانی خواہشیں ٹھنڈی کرتی ہے اس لئے ذکر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مختصر خلاصہ اس لئے بیان کیا ہے تاکہ احباب کو تسلسل برقرار رکھنے میں مدد مل سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج کے خطبہ میں جماعت احمدیہ کے تیسرے بنیادی عقیدے کا ذکر کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جماعت احمدیہ کا عقیدہ واضح فرمایا۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۱۳ تبوک ستمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

سر میں درد اور چکروں کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احبابِ کرام انتہائی عاجزی سے مولا کریم کے آستانے پر جھک جائیں کہ ہمارا قادر خدا اپنے فضل سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو جلد تر کامل اور مکمل صحت یابی عطا کرے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت یابی عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین۔

• میرے بھائی حشمت اللہ کا گزشتہ سال ANUS CANCER کے لئے اپریشن ہوا تھا جس کے لئے پیٹ پر پاخانے والی عارضی جگہ بنا دی گئی تھی۔ اب اسی سلسلہ میں مزید آپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے میرے بھائی کے کامیاب آپریشن اور مکمل صحت یابی کے لئے احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اس کے چار چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور ۲ ماہ پیشتر اس کی گیارہ ماہ کی بچی چند گھنٹے بیمار رہ کر وفات پا گئی ہے۔

(ڈاکٹر فہمیدہ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

• محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مرحوم کئی روز سے بہت بیمار ہیں۔ حالت زیادہ خراب ہے احباب کرام سے محترمہ موصوفہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

"انسان کی فطرت میں واحلے بدی نہیں لیکن بد استعمالی اسے برا بنا دیتی ہے"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۵۵)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات کے لئے صرف جمعرات کا دن مقرر ہے۔ دیگر ایام میں ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

ہر قسم کی ملاقات کے لئے پیشگی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے جس کے لئے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی وساطت سے تحریری طور پر درخواست بھجوانی چاہیئے۔ براہ کرم پیشگی منظوری حاصل کئے بغیر ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

(حمید احمد کلیم۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

• قیمت: ۵۵ پیسے

خطبہ جمعہ

جو قوم خدا تعالیٰ کی عطا کردہ تمام صلاحیتوں اور استعدادوں کو اپنے دائرۂ استعداد کی آخری حد تک پہنچا دیتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اپنی نجات کی معراج تک پہنچ جاتی ہے

اگر پاکستان کے تمام شہری اپنی صلاحیتوں کو اپنی انتہا تک پہنچا دیں تو ہمارا ملک تمام دنیا سے آگے نکل جائیگا

پاکستان میں بسنے والے احمدی اگر اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں تو ہمارے ملک کی کایا پلٹ جائیگی

از سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ جنوری ۱۹۷۲ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک انسان کی

اصل دولت

اس کی خداداد صلاحیتیں ہیں اور ایک قوم کی اصل دولت اس قوم کے افراد کی صلاحیتوں کے مجموعہ کا نام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر مخلوق میں اپنی صفات کے جلوے رکھے ہیں اور اس کی صفات کے جلوے سب سے زیادہ ہمیں انسانی وجود ہی میں نظر آتے ہیں اسی لیے انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے۔

ہمیں مختلف قوتیں مختلف اندازوں کے مطابق انسان میں نظر آتی ہیں اصولی طور پر یہ قوتیں اور

استعدادیں چار قسموں کی ہوتی ہیں

(۱) جسمانی (۲) ذہنی (۳) اخلاقی اور (۴) روحانی۔ میں آج کی اس گفتگو میں ان سب قوتوں اور استعدادوں کو صلاحیتوں کا نام دونگا۔

پس فردِ واحد کی دولت اس کی صلاحیتیں ہوتی ہیں اور ہمیں صلاحیتوں کے متعلق یہ نظر آتا ہے کہ وہ بالغ شکل میں انسان میں نہیں پائی جاتیں بلکہ وہ درجہ بدرجہ بڑھتی ہیں اور اس تدریجی نشوونما میں بہت سے عوامل اُن پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

بہرحال اصول یہ ہے کہ انسان کو جو صلاحیت ملتی ہے وہ تدریجی طور نشوونما پاتی ہے مثلاً انسان اپنی کچھ نشوونما ماں کی گود میں اور کچھ نشوونما باپ کی تربیت سے حاصل کرتا ہے اور اس کی کچھ نشوونما اچھے ماحول کے اچھے اثرات سے ہوتی ہے اور اس کی بہت کچھ نشوونما اُس کی اپنی کوشش اور جدوجہد پر منحصر ہوتی ہے۔

بہرحال صلاحیت ایک بیج ہوتا ہے جس کی شکلیں اور اس کے مختلف پہلو آہستہ آہستہ UNFOLD (اَن فولڈ) ہوتے ہیں یعنی ہمارے سامنے آتے ہیں گویا پہلے وہ چھپی ہوئی چیزیں تھیں جو بعد میں سامنے آگئیں۔

اصولی طور پر صلاحیت ایک دولت ہے اِس زندگی کی بھی اور اُس زندگی کی بھی۔ مثلاً دو ڈاکٹر ہیں۔ اب ان کی فطرت اور طبیعت کا میلان اور ذہنی رجحان طب کی طرف تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے کے مقابلے پر آکر محنت کی پھر وہ پاس ہوگئے پھر انہوں نے پریکٹس شروع کردی چنانچہ وہ مالدار بن گئے۔ دیکھو ایک ڈاکٹر کی دولت اس کی طبی صلاحیت کا نتیجہ ہے، لیکن اس میں ہمیں ایک اور چیز بھی نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر شخص محدود صلاحیتیں رکھتا ہے اور یہ چیز حد باندھنے والے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف راہنمائی کرنیوالی ہے ہر شخص کی

صلاحیتوں کا دائرہ

ایک جیسا نہیں ہوتا ہر شخص کی صلاحیتوں کا دائرہ مختلف ہوتا ہے۔

مثلاً طبی میدان میں ہی دیکھو۔ ایک ڈاکٹر ہے وہ دس ہزار روپے ماہوار کما رہا ہے اور اسی کی کلاس میں پڑھا ہوا اس کا ایک دوسرا ساتھی اور دوست ڈاکٹر ہے جو ہمیشہ روتا رہتا ہے۔ کہتا ہے میں تو بھوکا مر رہا ہوں۔ میری آمدنی کافی نہیں ہے۔ میں اپنی پوری کوشش کے باوجود ہزار روپے کما رہا ہوں۔

پس یہ تفاوت دراصل اس واسطے ہے کہ حد باندھنے والا اللہ تعالیٰ تھا اور اُس نے ہر ایک ڈاکٹر کی صلاحیت کا ایک دائرہ بنا دیا ہے اور فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ تم اس سے آگے نہیں جاؤ گے۔ اس سے آگے جانا تمہارے لیے ممکن ہی نہیں۔ اس کو ہم دائرہ استعداد بھی کہتے ہیں، لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے میں ساری قوتوں اور استعدادوں کو صلاحیت کے نام سے ذکر کروں گا۔ پس ہر ایک آدمی کا ایک دائرہ صلاحیت ہوتا ہے اور وہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا، لیکن دائرہ صلاحیت سے ورے ورے رہ سکتا ہے اور یہیں انسان اپنے اوپر ظلم کرتا ہے جس سے قومیں تباہ ہو جاتی ہیں اگر کوئی فرد اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو اپنے دائرہ استعداد کی آخری حد تک پہنچا دیتا ہے تو وہ اپنی

نجات کی معراج

تک پہنچ جاتا ہے لیکن اگر وہ اپنی صلاحیتوں کو نشوونما کے کمال تک نہیں پہنچاتا تو وہ بڑا بدقسمت ہے اُسے تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے کسی میں یہ صلاحیت رکھی ہو کہ وہ رات کے اندھیروں میں چھ گھنٹے اپنے رب کے حضور دعائیں کرنے کے باوجود اپنی دن کی ذمہ داریوں میں کوتاہی نہیں ہونے دیتا تو ایسا انسان اگر چھ گھنٹے کی بجائے چار گھنٹے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گذارتا ہے تو وہ اپنے دائرہ استعداد کی انتہاء کو نہیں پہنچا۔ اس نے اپنے اوپر ظلم کیا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے جو ایک تہائی زائد انعام لے سکتا تھا اس سے اُس نے خود کو محروم کر دیا اگر کوئی قوم ایسی ہو کہ اس کے سارے شہری اس میں بسنے والے سب افراد اپنی صلاحیتوں کو اپنے اپنے دائرہ استعداد کی آخری حدود تک پہنچا دیں تو اس سے زیادہ کامیاب اور اس سے زیادہ شاندار نتائج دکھانے والی دنیا میں اور کوئی قوم نہیں ہو سکتی۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے پر جب ہماری نگاہ پڑتی ہے تو (یہ تو درست ہے کہ اُس وقت بھی منافق تھے اور کمزور ایمان والے بھی تھے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت بڑی بھاری اکثریت ایسی تھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور تربیت میں اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو اپنی استعدادوں کے دائرہ کی جو آخری حد تھی وہاں تک پہنچا دیا تھا چنانچہ وہ قوم جو شروع میں مٹھی بھر تھی اور جس کا دنیا کی آبادی کے لحاظ سے کوئی شمار تھا اور نہ ان کی کوئی حقیقت تھی۔ انہوں نے جب کسریٰ سے ٹکر لی، اس وقت حضرت خالدؓ بن ولید کے پاس اٹھارہ ہزار فوج تھی۔ تھے تو وہ اٹھارہ ہزار مگر وہ ایسے

تربیت یافتہ افراد

تھے جنہوں نے اپنے دائرہ استعداد کی انتہاء کو پالیا تھا (جس کو میں نجات کی معراج کہتا ہوں) اس لیے انہوں نے لاکھوں کی تعداد میں اور دنیوی اموال کی کثرت رکھنے والوں کے مقابلے میں اپنی برتری کو ثابت کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ جو ایران کے باشندوں کی مجموعی صلاحیت تھی، باوجود اس کے کہ وہ لاکھوں کی تعداد میں تھے مگر ان کی مجموعی صلاحیت مسلمانوں کی صلاحیت کے مجموعہ سے کم تھی۔ ورنہ مسلمان کبھی کامیاب نہ ہوتے۔ پس جو قوم ایسی ہو کہ اس کے افراد خداداد صلاحیتوں کی نشوونما اپنے دائرہ کے اندر انتہا کو پہنچا دیں تو اس سے زیادہ کامیاب اور زیادہ خوبصورت اور حسین اور کوئی قوم نہیں ہو سکتی۔ غرض یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم ایک ایسی قوم تھی جس میں ہمیں یہ خوبی نظر آتی ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے دائرہ استعداد سے نصف ورے رہ جاتا ہے یا دو تہائی ورے رہ جاتا ہے اس لکیر سے جو اس کے دائرہ کو معین کر رہی ہے تو وہ ناکام ہو جاتا ہے اگر وہ نصف تک رہ جاتا ہے تب بھی ناکام ہو گیا اور اگر وہ ۸۰ فیصد کی حد تک پہنچ جاتا ہے تب بھی وہ ایک لحاظ سے ناکام ہو گیا۔ ہماری یونیورسٹیاں ۳۳ فیصد نمبر لینے والوں کو پاس کر دیتی ہیں اس لیے میں نے یہ مثال دی ہے تاکہ بچے بھی سمجھ جائیں جو فرد اپنے دائرہ استعداد کے ایک تہائی تک بھی نہیں پہنچا وہ فیل ہے اگرچہ یہ غلط معیار ہے لیکن بہرحال وہ اس معیار کے مطابق فیل ہے۔ ہمارا بچہ بھی اس کو سمجھ جائیگا کہ جس لڑکے نے ۳۰ فیصد نمبر لیے وہ ناکام ہو گیا۔ اسی طرح جس قوم کے ۲۵ فیصد افراد نے اپنی صلاحیتوں کی ۸۰ فیصد نشوونما کی وہ قوم ہلاک ہو گئی۔

غرض نجات کی معراج صلاحیتوں کی نشوونما کی انتہاء تک پہنچانا ہے۔ یہ انسان کی دولت ہے۔ یہ مادی دولت بھی ہے۔ یہ ذہنی دولت بھی ہے۔ یہ اخلاقی دولت بھی ہے اور یہ روحانی دولت بھی ہے۔ اگر

پاکستان کے سارے کے سارے شہری

اپنی اپنی استعداد کے دائرہ کے اندر اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو اپنی انتہا تک پہنچا دیں تو ہمارا ملک دنیا کے امیر ترین ملکوں میں سے ہو جائے گا اور دنیا کے حسین ترین ملکوں میں سے بھی ہو جائیگا۔ کیونکہ اخلاقی لحاظ سے بھی ہم ایک ..... مذہبی جماعت ہیں..... اس لئے اگر ہماری ذہنی اور ہماری اخلاقی اور ہماری روحانی نشوونما ہو گی تو مادی نشوونما کے لحاظ سے اور مادی دولت کے لحاظ سے امریکہ بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ روس بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور چین بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ اگرچہ یہ قومیں دنیوی لحاظ سے بڑی آگے نکل چکی ہیں لیکن میں نے بڑا غور کیا ہے اور بالآخر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وہ ابھی بحیثیت مجموعی اپنے دائرہ استعداد کی انتہاء تک نہیں پہنچے، یعنی مادی لحاظ سے بھی، ذہنی لحاظ سے بھی، اخلاقی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی اپنی نشوونما کے کمال تک نہیں پہنچے۔ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے تو وہ بہت ہی پیچھے ہیں۔ لیکن جسمانی اور ذہنی لحاظ سے بھی اپنے دائرہ استعداد کی انتہا تک نہیں پہنچے۔ اگر ان کے مقابلے میں پاکستان بحیثیت مجموعی اپنے دائرہ استعداد کی انتہاء کو پہنچ جائے تو وہ ان ملکوں سے آگے نکل جائے گا۔ ہم نے اگر سو میں سے دس نمبر لئے اور انہوں نے (یعنی امریکہ روس چین وغیرہ) نے سو میں سے پچاس نمبر لئے تو اس لحاظ سے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ہم سے بہت آگے ہیں وہ ہم سے پانچ گنا آگے ہیں لیکن اگر ہمارے اندر اللہ تعالیٰ نے دس کی بجائے سو نمبر لینے کی صلاحیت رکھی تھی اور ہم یہ سو نمبر حاصل کر لیں تو گویا ہم ان سے دوگنا آگے نکل گئے۔

پس انسان کی اصل دولت اس کی صلاحیت ہے یعنی وہ قوتیں اور استعدادیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہیں یہی اصل دولت ہے۔

اب ایک قوت ہے جو مٹی سے کھیل رہی ہے اور ہم اس کو زراعت کہتے ہیں ایک انسان کی قوت ہے جو سونے سے کھیل رہی ہے اس کو سُنار یعنی زیور بنانے والا کہتے ہیں اور وہ اس کے ذریعہ پیسے کما رہا ہوتا ہے۔ ایک قوت ہے سرجری یعنی جراحی کی۔ مثلاً ایک ڈاکٹر ہے وہ اپنے اوزار پکڑتا ہے اس کے جسم کی بھی اور ذہن کی بھی ایسی نشوونما ہوتی ہے (بہت سی قوتیں مل کر اس دنیا میں کام کرتی ہیں) کہ جس وقت وہ چاقو چلاتا ہے تو ایک سیدھی لکیر کھینچتا ہے ذرا بھی ادھر ادھر نہیں ہوتا لیکن اس کے مقابلے پر ایک دوسرا ڈاکٹر تھا جس میں پوری طاقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی لیکن وہ اپنے علم میں نہیں بڑھا اور اپنی صلاحیت کی صحیح نشوونما نہیں کی وہ اپریشن کرتا ہے گردے کا تو ساتھ ہی دو تین اور جگہ زخم لگا جاتا ہے اس واسطے کہ اس کی صلاحیت کی پوری نشوونما نہیں ہو پائی اور اس قسم کے جو کام ہیں ان میں تو کسی

زندہ قوم

کو سو فیصد صلاحیت سے کم پر راضی نہیں ہونا چاہیئے - لوگ سمجھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بعض دفعہ میں سمجھانے کیلئے مذاق میں بات کرتا ہوں تو وہ حیران ہو جاتے ہیں - مثلاً اگر ہمارا لاہور کا طبی کالج چالیس فیصد نمبروں پر لڑکوں کو پاس کرتا ہے تو وہاں سے ایک فارغ التحصیل ڈاکٹر اگر پانچ میں سے تین مریضوں کو نااہلیت کی بناء پر مارتا ہے تو آپ اس پر الزام نہیں لگا سکتے - وہ آرام سے کہہ دے گا کہ مجھے چالیس فیصد نمبر دے کر پاس کیا گیا تھا دیکھو میں اب بھی پاس ہوں میرے چالیس فیصد مریض اچھے ہو رہے ہیں - تم نے میری ساٹھ فیصد جو خامی تھی اس کو جب نظرانداز کیا تھا تو جو ساٹھ فیصد مریض مر رہے ہیں ان کو نظرانداز کرنے کے لئے کیوں تیار نہیں ہوتے - پس اس قسم کے جو کام ہیں ان میں عقل ہمیں یہی کہتی ہے کہ سو فیصد نتیجہ ہونا چاہیئے -

اسی طرح ایک انجینئر ہے آپ نے اس کو چالیس فیصد نمبر دے کر پاس کر دیا - وہ پانچ مکان بناتا ہے جن میں سے دو کی چھتیں قائم رہتی ہیں اور تین مکانوں کی چھتیں گر جاتی ہیں مگر آپ اسے کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ کہے گا میں پاس ہوں مجھے اسی معیار کے مطابق نمبر دے کر پاس کیا گیا تھا۔ اگر تین مکانوں کی چھتیں گر گئی ہیں تو مجھ پر الزام نہیں بلکہ اس ادارے پر الزام ہے جس نے پاس کیا تھا - بہرحال یہ مثال میں اس لئے دے رہا ہوں کہ بعض صلاحیتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اگر ان کی نشوونما سو فیصد نہ ہو تو وہ قوم کے لئے نقصان دہ بن جاتی ہیں گو بعض صلاحیتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اگر ان کی نشوونما پچاس فیصد ہو تو اس طرح کا نقصان نہیں ہوتا البتہ یہ نقصان ضرور ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ جو قومی دولت کا پچاس فیصد اور اضافہ ہونا تھا اس سے قوم محروم ہو گئی -

پس صلاحیتوں کا ایک دائرہ ہوتا ہے اور اس دائرے سے انسان آگے نہیں جا سکتا - اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن اس دائرے تک پہنچ سکتا ہے تبھی وہ صلاحیت کا دائرہ بنا اور اس سے کم بھی رہ سکتا ہے اور جو کمی ہے وہ اس فرد اور اس قوم کے نقصان کا باعث بنتی ہے -

یہ سوچ کر بڑی شرم آتی ہے کہ جس قوم یا جس اُمت کو اس قسم کی حسین تعلیم دے کر ان مسائل کو واضح کیا گیا تھا وہ اس مادی دنیا میں مادی دولت اور ذہنی دولت اور ذہنی نشوونما کے لحاظ سے چین یا امریکہ یا روس یا یورپ سے پیچھے رہ گئی ہے جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے آپ ان سے آگے بڑھ سکتے ہیں اس لئے کہ (یہ میری خوش فہمی ہی نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ) یہ قومیں بھی بحیثیت مجموعی اپنے اپنے دائرہ استعداد یا دائرہ صلاحیت کی آخری حد سے ابھی دور ہیں - ابھی اس لکیر تک نہیں پہنچیں جو اس دائرے کو معین کرتی ہے اگر آپ اس آخری حد تک پہنچ جائیں تو آپ ان سے آگے نکل جائیں گے ....

امت محمدیہ کی زندگی میں

لغو کی کوئی گنجائش نہیں ہے هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المومنون: ۴) جس کے ایک یہ معنے بھی ہیں کہ یہ امت اور اس کے افراد ہر اس کام سے اجتناب کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں صلاحیت کی حقیقی اور کامل نشوونما میں روک پیدا ہوتی ہو

اب موجودہ چین ہم سے آگے نکل گیا ہے - حالانکہ اس کا وجود پاکستان سے کم عمر ہے - ہم نے ۱۹۴۷ء میں آزادی حاصل کی تھی انہوں نے غالباً ۴۸ء یا ۴۹ء میں آزادی حاصل کی تھی وہ ملک ہم سے سال دو سال چھوٹا ہے مجھے صحیح طور پر تو یاد نہیں لیکن یہ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کی عمر ہمارے ملک سے چھوٹی ہے لیکن ہم سے وہ مادی اور ذہنی لحاظ سے آگے نکل گیا ہے اور یہ اس لئے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ایک مسلمان کو یہ نہیں فرمایا تھا کہ اگر تو کوشش نہیں کرے گا تب بھی میں تیری صلاحیتوں کی نشوونما کر دوں گا اور ایک غیر مسلم کو اس نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تیری نشوونما تیری کوشش کے باوجود دائرہ استعداد کے قریب سے قریب تر نہیں ہوگی - یہ دنیا کا قانون ہے یہ قانونِ قدرت اور قانونِ فطرت ہے اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بنایا ہے کہ جو شخص اپنی صلاحیتوں کے نور کو اجاگر کرنے کی انتہائی کوشش کرے گا وہ منور ہو جائے گا -

یہ زندگی صرف مادی اور ذہنی ہی نہیں بلکہ دنیا میں اخلاقی اور روحانی زندگی بھی ضروری ہے اور اخلاقی اور روحانی لحاظ سے (جیسے بھی ہم ہیں) پھر بھی وہ ہم سے پیچھے ہیں لیکن انہوں نے جس صلاحیت یا صلاحیت کے جس میدان میں (اور میں نے بتایا ہے کہ یہ چار میدان ہیں) کوشش کی اس میں وہ ہم سے آگے نکل گئے کیونکہ یہ

خدا تعالیٰ کا قانون

ہے خدا تعالیٰ کا یہ قانون نہیں ہے کہ اگر تم صحیح وقت پر گندم نہ بھی بیجو تب بھی تمہارے اسلام کی طرف منسوب ہونے کے نتیجہ میں تمہارے کھیتوں میں گندم اُگ آئے گی - کبھی آپ گندم کا بیج مارچ یا اپریل میں لگا کر تو دیکھیں - خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ اس نے تمہارے اندر جو صلاحیتیں رکھی ہیں اگر تم ان کی نشوونما کے لئے اسی کے بتائے ہوئے طریق پر کوشش کرو گے تو اس کا نتیجہ نکلے گا - ان صلاحیتوں کے نتائج نکالنے کے لئے یہ ساری دنیا بنی ہے - اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اس عالمین کو تمہارے لئے مسخر کر دیا گیا ہے - زمین کو مسخر کیا کہ وہ تمہارے لئے اناج اُگائے اور تمہارے لئے کپڑوں کا سامان پیدا کرے یا تمہارے لئے چکنائی کا سامان پیدا کرے یا تمہارے لئے ایندھن کا سامان پیدا کرے وغیرہ وغیرہ ہم زمین سے ہزارہا اشیاء حاصل کر رہے ہیں اور پھر بھی ہم نے غور نہیں کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتنی حمد کرنی چاہیئے -

غرض یہ اسی تسخیر کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا دیا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے ایک مسلمان کو تو یہ بھی فرمایا تھا کہ اس نے تمہارے لئے یورینیم کو مسخر کر دیا ہے خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق مسلمانوں کو بڑی وضاحت سے فرمایا تھا مگر اس کا فائدہ اٹھایا گیا امریکہ اور روس اور یہ

بڑے شرم کی بات ہے

خدا تعالیٰ نے مسلمانوں سے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس زمین میں جو کچھ بھی پایا جاتا ہے خواہ یہ یورینیم ہو یا ایک ایسا ذرہ ہو جس سے تم شیشہ بناتے ہو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ تمام صلاحیتیں عطا کر دی ہیں کہ جن کے صحیح استعمال کے نتیجہ میں تم اس مادی دنیا میں زیادہ سے زیادہ دولت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کما سکتے ہو اور پھر تدریج کا اصول بنایا یعنی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ نشوونما کی ذمہ داری تمہارے ماں باپ، تمہارے ماحول اور تمہارے نفسوں کے اوپر ڈال دی گئی ہے تم ترقی کرو اور میرے انعامات کو حاصل کرتے چلے جاؤ۔

اب اس تمہید کے بعد میں اپنے بڑوں اور چھوٹوں، مردوں اور عورتوں بچوں اور بالغوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے وقت کو ضائع نہ کریں اور

محنت کی عادت

ڈالیں محنت سے میری مراد صرف محنت کا وہ لفظ نہیں کہ جس کو میں بولتا ہوں تو ہمارے کان اس کی لہریں سنتے ہیں مگر نہ تو لوگ سمجھتے ہیں اور نہ کام کرنے کا عزم کرتے ہیں۔ محنت سے میری مراد اس تمہید کی روشنی میں یہ ہے کہ ہم نے ہر اُس صلاحیت پر جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بخشی ہے زیادہ سے زیادہ بوجھ ڈالنا ہے اور اچھے سے اچھے نتائج نکالنے ہیں۔ جب میں کوشش کا لفظ بولتا ہوں تو اس سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ ہمیں دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دراصل دعا بھی ایک کوشش، ایک تدبیر ہے حضرت (اقدس)۔۔۔۔۔۔ کا یہ فقرہ مجھ پر تو وجد طاری کر دیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں (صحیح لفظ تو مجھے یاد نہیں مگر ان کا مفہوم یہی ہے کہ) دعا تدبیر ہے اور تدبیر دعا ہے غرض دنیا بھی ایک کوشش ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ یہ روحانی کوشش ہے مثلاً ہاتھ کی چار انگلیاں ہیں یہ علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں اگر ان میں سے دو کی نشوونما نہ ہو تو چار کی طاقت نہیں رہتی یعنی وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو چاروں انگلیوں کے ملنے سے نکلنا تھا اب اگر کسی کی صلاحیت کی چھوٹی انگلی جسمانی طور پر اور شہادت کی انگلی ذہنی طور پر ترقی کر گئی اور مضبوط ہو گئی اور بڑی طاقتور بن گئی لیکن اگر بیچ کی دو انگلیوں نے اخلاقی اور روحانی طور پر ترقی نہیں کی یا ان میں کوئی نشوونما نہیں ہوئی تو ان انگلیوں کے ذریعہ گرفت کیسے ہو گی جس شخص کی اس طرح کی انگلیاں ہوتی ہیں ہم اسے مفلوج کہتے ہیں۔

پس جن قوموں نے صرف مادی لحاظ سے اور ذہنی لحاظ سے ترقی کی ہے اسلام کی اصطلاح میں وہ قومیں مفلوج ہیں کیونکہ انہوں نے اخلاقی اور روحانی لحاظ سے ترقی نہیں کی لیکن وہ تو ناواقف ہیں۔ انکو پتہ ہی نہیں وہ

اسلام کی تعلیم

سے بے بہرہ ہیں۔ کسی نے اُن کو قرآن کریم نہیں سکھایا۔ کسی نے اس کے معارف ان کے سامنے نہیں رکھے اس لئے اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق نہیں پیدا ہوا وہ اس کے پیار کو نہیں پہچانتے کہ وہ کس طرح اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے انہوں نے وہ نظارے دیکھے ہی نہیں۔ وہ ایک حد تک معذور ہیں مگر جہاں تک صلاحیتوں کا تعلق تھا وہ معذور نہیں لیکن جہاں تک ماحول کا تعلق ہے وہ معذور ہیں مگر کیا یہ معذرت آپ کی زبان سے نکل سکتی ہے کیونکہ آپ کو تو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے آپ کو تو خدا تعالےٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم نور عطا فرمایا ہے اور آپ کے سامنے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ایک عظیم اُسوہ کے رکھا ہے لیکن دوسری قوموں کی آنکھ کے سامنے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی اُسوہ حسنہ نہیں ہے اُن کے پاس تو قرآن کریم جیسی کوئی کتاب نہیں ہے۔ ان کی ایک حد تک دنیوی لحاظ سے معذرت قبول ہو سکتی ہے۔ باقی یہ تو اللہ تعالےٰ کا کام ہے وہ جانے۔ ہمیں اس سے تعلق نہیں تاہم ہمارے دماغ بھی ایک حد تک اس معذرت کو قبول کر لیتے ہیں لیکن دنیا کا کون سا دماغ ہے جو ایک مسلمان کی معذرت کو قبول کریگا۔ کوئی شخص نہیں جو اس کی معذرت قبول کرے اس لئے صرف دوسروں کو مفلوج کہہ دینے سے ہمیں کوئی فائدہ کوئی خوشی نہیں ہوتی کیونکہ اگر ان کی دو انگلیاں کام کر رہی ہیں اور باقی دو مفلوج ہیں اور آپ کی ان سے آگے نکلنے کی صلاحیت اور بہتر ماحول رکھتے ہوئے بھی چاروں انگلیاں مفلوج ہیں تو پھر ان کے جزوی فالج کا ذکر ہمیں کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ پھر تو ہم شاید اس بات کے قابل بھی نہ رہیں کہ ان کے لئے اپنے دل میں رحم کے جذبات پیدا کر سکیں کیونکہ ہماری حالت ان سے بھی زیادہ گری ہوئی ہے۔

پس جس رنگ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے اُس رنگ میں

ہر احمدی کو محنت کرنی چاہیئے

اور اپنی جدوجہد کو انتہا تک پہنچانا چاہیئے۔ ہر فرد کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے صلاحیت کی شکل میں اُسے جو اصلی قوت اور اصلی دولت عطا فرمائی ہے اس سے وہ اپنے دائرۂ صلاحیت کے اندر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ اگر آج پاکستان میں بسنے والے احمدی ہی اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو ان کی انتہا تک پہنچا دیں تو اسی سے ہمارے اس پیارے ملک کی کایا پلٹ جائے گی حالانکہ ہم بہت تھوڑے ہیں لیکن اگر ہم اپنی تھوڑی سی تعداد کے باوجود بھی اپنی صلاحیتوں کی نشوونما آخری حد تک پہنچا دیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جو زیادہ سے زیادہ دولت ہر چہار لحاظ سے کسی کو مل سکتی ہے وہ مل جائے تو

پاکستان کی دولت

میں اتنا اضافہ ہو جائے گا کہ دنیا کی کوئی اور طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی لیکن اگر ہم وعظ تو سنتے رہیں مگر عمل نہ کریں اور اپنے اوقات کو ضائع کرتے رہیں اور ہمارے نوجوان جنہیں خدا تعالےٰ نے ذہن عطا فرمائے تھے وہ اپنے ذہنوں کو کند چھری کے ساتھ ذبح کرنے والے ہوں اور ہمارے وہ پیشہ ور دوست جنہیں اللہ تعالےٰ نے حسن عمل کی صلاحیت عطا فرمائی تھی وہ اس دنیا میں خوبصورتی اور حسن پیدا نہ کر سکیں تو پھر اللہ ہی حافظ ہے لیکن اگر ہم ایسا کر دیں تو پھر ہمارا ملک (اور پھر ساری دنیا لیکن اس وقت میں اپنے ملک کی بات کر رہا ہوں۔ ویسے ہماری ذمہ داری ساری دنیا کی خوشحالی ہے) دنیا کے امیر ترین ممالک میں سے ایک امیر ملک بن جائے گا اس لئے کہ ہم تھوڑے ہیں لیکن اگر پاکستان کے سارے باشندے خدا تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے غلبۂ اسلام کی یہ ایک عظیم مہم جو دنیا میں جاری کی گئی ہے اس میں شامل ہو جائیں تو پھر میں کہوں گا کہ ہم ساری دنیا سے آگے نکل جائیں گے لیکن ہم احمدی جو اس مملکت کے شہری ہیں ہماری تعداد گو بہت تھوڑی ہے لیکن اگر ہم اپنی نجات کی معراج کو پالیں یعنی ہماری قوتوں، ہماری استعدادوں اور ہماری صلاحیتوں کی نشوونما اپنے کمال تک پہنچ جائے تو ہمیں ہر پہلو سے اتنی دولت ملے، اتنی وافر دولت کہ ہمارے ملک کا نقشہ بدل جائے۔

پس اپنے نفسوں پر رحم کرتے ہوئے اور بنی نوع انسان سے محبت کا اظہار کرنے کے لئے تم خدا تعالےٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کی زیادہ سے زیادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشو ونما کرو اور اپنے اپنے دائرۂ استعداد کی آخری حدود پر کھڑے ہو کر تم اپنے رب سے یہ کہو۔

اے ہمارے رب

تو نے ہمیں انتہائی پیار سے صلاحیتیں دیں اور اُن کا ایک دائرہ مقرر فرمایا پھر تو نے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ ہم درجہ بہ درجہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اب ہم اپنی حد تک پہنچ گئے ہیں اب ہم اندر کی طرف منہ کرتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ جس طرح تو نے ہمیں ہمارے دائرہ استعداد اور صلاحیت میں انتہا تک پہنچنے کی توفیق عطا کر کے ہمیں نجات کی معراج تک پہنچایا ہے اسی طرح تو ہمیں یہ توفیق بھی عطا فرما کہ اب ہم زیادہ سے زیادہ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۷۲ء)

بقیہ: خلاصہ خطبہ

حضور نے فرمایا کہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم الرسول، النبی اور الامی ہیں۔

الرسول اس معنی میں کہ جو وحی آپ پر نازل ہوئی اس کی کامل تبلیغ کی اور یہ پیغام آگے پہنچایا۔ اپنے اقوال سے بھی قرآن کریم کی تفسیر بیان فرمائی اور اپنے فعل سے بھی اسلام پر کامل عمل کر کے دکھلا دیا۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی رسول دنیا میں ایسا نہیں گذرا جس پر اتنی عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہو اور پھر اس نے اپنی عظمت سے اسے پھیلانے میں اتنی زبردست کامیابی حاصل کی ہو اسی لئے آنحضرتؐ صرف رسول نہیں بلکہ الرسول ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آپؐ النبی ان معنوں میں ہیں کہ آپؐ کامل وحی کے حامل ہیں اور جو اقوال وحی آپ پر اترے وہ اپنی ذات میں ہر لحاظ سے درجۂ کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔

حضور نے تیسرا نکتہ یہ بیان فرمایا کہ آپؐ الامی ہیں ان معنوں میں کہ آپؐ کا نفس اپنی ذات میں بالکل خالی ہے۔ آپؐ نے جو کہا وہ خدا تعالیٰ کے کہنے پر کہا ورنہ خاموشی اختیار کی۔ چونکہ آپؐ خدا تعالیٰ کے بلانے پر بولے اس لئے منشاء خداوندی کے خلاف آپؐ کے منہ سے کوئی بات نکل ہی نہیں سکتی۔ آپؐ اُمّی ہیں اور اُمّی ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ یہ الرسول النبی الامی کامل ایمان رکھتا ہے اس لئے اس پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ دُنیا کا اور کوئی رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا تھا ہی نہیں! کیونکہ باقی انبیاء کی بہت سی حدود تھیں۔ زمانہ، مکان، علم، قوم کی قیود تھیں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہلے رسول تھے جو ساری دنیا کے لئے آئے۔ اس عظمت والے نبیؐ کے متعلق خدا نے کہا کہ فرشتے بھی اس کے لئے رحمتیں مانگتے ہیں اس لئے تم لوگ بھی اس کے لئے رحمتیں اور سلامتی مانگو۔

حضور انور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان عظمت یہ بیان فرمائی کہ آپؐ قیامت تک کے انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں اور قرآن کریم نے کہا ہے کہ جو شخص اللہ اور اخروی دن کے ملنے کی امید رکھتا ہو اس کے لئے اللہ کے رسولؐ میں بہت عمدہ نمونہ ہے اس کی پیروی کرنی چاہیئے۔ یہ ایسا نمونہ ہے جس سے ہر فطرت، قابلیت اور استعداد کا شخص اپنے لئے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے اور روحانی رفعتوں تک پہنچنے کے لئے اس کی انگلی پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی رہنمائی کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے جماعت احمدیہ کا ایک اور اہم عقیدہ یہ بیان فرمایا کہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار حاصل نہ کرلے۔ کوئی شخص چھوٹی سے چھوٹی روحانی رفعت بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوہ کیوں قرار دیا گیا ہے؟ اس اہم سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے اس کا وضاحت سے یہ جواب دیا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی کی کامل اتباع کرنے والے تھے۔ ایمان پر پختگی سے قائم ہونے والے تھے آپؐ اوّل المسلمین اور اول المومنین تھے۔ جن اوامر و نواہی کا آپؐ کو حکم دیا گیا وہ آپؐ نے پوری طرح کھول کر بیان کئے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی کہ اے النبی الرسول الامی سوائے خدا کے تمہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ وہ مومنین خدا نے تجھے لئے کافی بنا دیئے ہیں جو تجھ کو اسوۂ حسنہ سمجھ کر تیری اتباع کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیوں کو ایسے مومن بننا چاہیئے جن کا ذکر اس جگہ آیا ہے۔ وہ مومن وہ ہیں جو کامل طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع بن گئے ہیں اور جنہوں نے اپنے وجود کو آپؐ کے وجود میں گم کر دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو کہا ہے کہ یہ مومن تیرے لئے کافی ہیں۔ یہ جب تین تھے تو تین کافی تھے چوتھے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ مومن جب سو تھے تو یہ سو کافی تھے ایک سو ایک ویں کی ضرورت نہیں تھی۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے بہت پڑھا ہے اور بڑا باریک مشاہدہ کیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اصل لوگ یہی مومن تھے جو مسلمانوں کی قوت کا سبب تھے۔ یہی لوگ تھے جن کی وجہ سے باقی مسلمان بھی ثباتِ قدم دکھلاتے تھے۔

حضورِ انور نے احبابِ جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ ایسے مومن بنیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر پوری طرح عمل کرنے والے ہوں۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ اپنی زندگیوں میں سے ہر اس چیز کو نکال پھینکیں جس کو ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں کیا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

پچاس منٹ کے اس خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز پڑھائی اور فرضوں کی ادائیگی کے بعد حسبِ معمول گیارہ بار قدرے بلند آواز میں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کا ورد فرمایا۔ بعد ازاں حضورِ انور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کہتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

کُل وعدہ کے نصف کی ادائیگی کرنے والے مخلصین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا نصف وقت ۳۱ اگست ۱۹۸۱ء کو ختم ہو گیا ہے اس تاریخ تک ہر ایک وعدہ کنندہ کی طرف سے کل وعدہ کا کم از کم ½ ضرور ادا ہو جانا چاہیئے تھا جماعتوں کی طرف سے ایسے خوش قسمت مخلصین کی فہرستیں آرہی ہیں جنہوں نے اپنے وعدہ کا کم از کم نصف ادا کر دیا ہے۔ چونکہ تمام جماعتوں کی طرف سے ابھی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں اس لئے ۱۵ اکتوبر تک تمام جماعتیں ایسے مخلصین کی فہرستیں ضرور بھجوا دیں تاکہ حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

قرارداد تعزیت

مربیان کرام و کارکنان نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادِ تعزیت بالاتفاق منظور کی گئی۔

"ہم نظارت اصلاح وارشاد کے جملہ مربیان و کارکنان محترم حافظ عبد الحفیظ صاحب شاہد کی وفات پر دلی صدمہ اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور آپ کے اہل وعیال اور دیگر پس ماندگان کا کفیل و وکیل اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم حافظ عبد الحفیظ صاحب شاہد حافظ قرآن تھے۔ آپ کو جہاں بھی رہے کلام اللہ سنانے کی سعادت حاصل رہی۔

مکرم حافظ صاحب مرحوم کا بحیثیت مربی سلسلہ سات سالہ عرصہ خدمت گواہ ہے کہ جہاں جہاں ان کو خدمت کا موقع ملا نہایت مستعدی اور جانفشانی سے انہوں نے اپنا کام سرانجام دیا۔ بڑے بے نفس اور عبادت گذار نوجوان تھے۔ جس علاقے میں بھی رہے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا جزائر فجی میں گئے ہوئے ابھی ڈیڑھ سال ہی کا عرصہ ہوا تھا کہ آپ اپنے اہل و عیال، عزیز و اقارب اور وطن سے ہزاروں میل دُور عین میدانِ جہاد میں ایک حادثہ کا شکار ہوئے اور اس طرح خدمتِ اسلام کرتے ہوئے ۳۴ سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش فرمایا اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا ؛ اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر ہمیشہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے اور پس ماندگان پر ہمیشہ فضلوں کا سایہ قائم رکھے۔ خاص طور پر آپ کی اہلیہ، بچوں اور بوڑھے والدین کا حافظ و ناصر ہو اور صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہیں

مربیان و کارکنان نظارت اصلاح وارشاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

محترمہ مریم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم ٹھیکیدار محمد عبدالخالق صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ ۲۷ اگست کو جناح ہسپتال کراچی میں جہاں وہ زیر علاج تھیں۔ وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئیں۔ حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب آف نیلا گنبد لاہور کی صاحبزادی تھیں شعائر اللہ سے بہت لگاؤ رکھتی اور دینی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

کراچی میں نماز جنازہ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۲۹ اگست کو مسجد مہدی گول بازار ربوہ کے احاطہ میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(عبدالسمیع احمد ٹیکنیکل آفیسر سپارکو۔ کراچی ۳۲)

تبدیلی پتہ

خاکسار نے کاروبار کے سلسلہ میں اپنی دکان پہلی جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر لی ہے۔ اب خاکسار کا نیا پتہ مندرجہ ذیل ہے:۔

عبدالحمید مبشر معرفت صوفی سید محمد صاحب کلاتھ مرچنٹ۔ پرانا چوک بازار مغل مارکیٹ کوٹلی۔ ڈاک خانہ خاص ضلع کوٹلی آزاد کشمیر۔

تمام احباب اب اس نئے پتہ پر خط لکھیں۔ جزاکم اللہ! (عبدالحمید مبشر۔ کوٹلی۔ آزاد کشمیر)

پتہ درکار ہے

مکرمہ منظور بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب آف لاہور کے موجودہ ایڈریس کا کسی دوست کو علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

دماغی امراض مثلاً مرگی اور مالیخولیا کے تسلی بخش علاج کے لیے

دواخانہ حکیم عبدالعزیز

چک چٹھہ ۱۱ ضلع گوجرانوالہ

کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے رابطہ قائم کیجئے

لینڈ مارکس

پوسٹ بکس نمبر ۱۰۴۳۶۔ کراچی ۔ ۴

فون:۔ ۵۴۰۸۳۴ ؛ ۵۴۰۸۶۶

تربیتی اجلاس

۶ اگست ۸۱ء کو جماعت احمدیہ گوٹھ محمد علی تعلقہ روہڑی ضلع سکھر میں ایک روزہ تربیتی اجلاس زیر صدارت مربی سلسلہ مکرم حمید اللہ صاحب خالد (مقیم سکھر) ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مربی صاحب نے بعنوان "تربیت اولاد اور مستقبل میں ان کی ذمہ داریاں" پر پُر اثر انداز میں تقریر کی۔ آخر میں چوہدری عبدالعزیز صاحب زعیم انصار اللہ و سیکرٹری امور عامہ نے "سلسلہ احمدیہ سے وابستگی" کے موضوع پر پُر اثر تقریر کی اور دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

(محمد علی صوبیدار پنشنر صدر جماعت احمدیہ گوٹھ محمد علی تعلقہ روہڑی ضلع سکھر)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر توقیر احمد صاحب ایم بی بی ایس کا نکاح عزیزہ عائشہ نسیم صاحبہ (متعلمہ سال سوم ایم بی بی ایس) بنت مکرم ڈاکٹر محمد نسیم ملک صاحب سے پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ واہ کینٹ سابق مبلغ جزائر فجی نے مورخہ ۶ اگست ۱۹۸۱ء کو پڑھا۔ اعلان نکاح کی تقریب لاہور میں مکرم ڈاکٹر محمد نسیم ملک صاحب کی کوٹھی ۱۱۔ طارق بلاک نیو گارڈن ٹاؤن میں منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

عزیزم ڈاکٹر توقیر احمد مکرم شیخ محمد رمضان صاحب آف بھیرہ کے پوتے اور عزیزہ عائشہ نسیم مکرم ملک معراج الدین صاحب آف ہوشیار پور کی پوتی ہیں۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین دونوں خاندانوں اور احمدیت کے لیے باعث برکت و رحمت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(شیخ بشیر احمد ۱۷۸/ل احمد منزل۔ مری روڈ راولپنڈی)

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجنبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر

(گورنمنٹ کنٹریکٹرز) تشریف لائیں

فون نمبر ۶۸۱۲۶ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۔ ۷۱۰۳۶۲

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳ فیروزپور روڈ۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ۔ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا

نام اب

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

ہو چکا ہے

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند

حضرت حکیم نظام جان

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴

ربوہ فون نمبر ۶۳۸

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ (سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گم شدہ عینک

خاکسار کی گولڈن رنگ کی نظر کی عینک جس پر شکور بھائی چشمے والے کا COVER ہے۔ ایک چھوٹی سی تھیلی میں رکھی ہوئی تھی۔ دفاتر تحریک جدید سے گھر کو آتے ہوئے کہیں گر گئی ہے، اگر کسی صاحب کو ملے تو مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی کو پہنچا کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں

(عبداللطیف خان واقفِ زندگی۔ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

گھر کا پتہ۔ (A-۲/۴۲ دارالعلوم وسطی ربوہ)

اگر کراچی میں
آپ کا پلاٹ ہے تو
بنگلہ
ہم بنوا دیں گے
تفصیلات کے لئے:
فون: 616151
امپیو انٹرنیشنل سول انجینئرنگ کنٹریکٹرز
H-3/4 11 ناظم آباد پوسٹ بکس نمبر 2239 کراچی-18

افغان ٹمبر ورکس
فیکٹری ایریا ربوہ فون ۶۹۵
ہمارے کرم فرماؤں کو ہماری طرف سے
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ مکان تعمیر کرائیں تو دروازے کھڑکیاں الماریاں وغیرہ کیلئے ہمیں خدمت کا موقع ضرور دیں۔ معیار بلند اور دام کم
انشاء اللہ آپ ہمارے کام کو پسند کریں گے
حبیب اللہ خان

جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے
قابلِ اعتماد ادارہ
فضل عمر
پراپرٹی ڈیلرز
نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
فون دفتر۔ ۶۴۰
فون رہائش۔ ۵۴۰

ربوہ اور بیرون ربوہ رہائشی پلاٹوں۔ مکانات، زرعی زمین خریدنے کے لیے
اچھی کارکردگی کا حامل
آپ کا چھ سالہ پرانا اور بے لوث ادارہ
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۰۰ کمیٹی مارکیٹ ربوہ فون گھر نمبر ۴۰۵

TEST OF CURES
ANY DISEASE DECLARED INCURABLE ?
CURES ACCEPT THE CHALLENGE
SEE THE LIST OF 140 CURES
GET THE REQUIRED CURES
FROM NEARBY CHEMIST
FOR
DETAILS AND FREE LITERATURE
CONTACT :
CURATIVE MED. CO. REGD.
PAKISTAN—H.O. RABWAH
Phones : 606-602

قادیان کا قدیمی
محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خانصاحب گولبازار ربوہ
سٹاکسٹ: "شاہد شاپنگ سنٹر" بالمقابل سب تحصیل اقصیٰ روڈ۔ گولبازار ربوہ

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادے زیورات وغیرہ کے لئے
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۴ / ۴۱۸۶۴۶ اور پر رہائش۔ ۴۱۸۶۴۵
پروپرائیٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

الفیصل گلاس ہاؤس
ہر قسم کے عمارتی شیشے کا مرکز
حیات مارکیٹ گولبازار ربوہ
J. QASIM

اعلان برائے
فروخت و کرایہ
۱۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کی کوٹھی بالمقابل الفیض فلیٹس کا آدھا حصہ کرایہ پر دینا مقصود ہے
۲۔ ٹویوٹا مارک II لیفٹ ہینڈ نیا انجن بیٹری و ٹائر برائے فروخت خواہشمند حضرات مجھ سے رابطہ قائم کریں۔
۳۔ گھریلو کام کے لئے ایک باورچی یا باورچن کی ضرورت ہے۔
مرزا نعیم احمد

کئی سال سے آپکی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
سکنی و زرعی اراضی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر: ۵۳۵

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھوالشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان۔ پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲ • چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۷۲۹۹۷
ربوہ کا پتہ: مکان نمبر ۳/۱۵ نزد ناصر کنڈر گارٹن سکول (دواخانہ حکیم نظام جان۔ ربوہ) دوائی اور مشورہ کیلئے یہاں تشریف لاویں!